THE ALHAKAM

-Qadian-

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

قیمت سالانہ
والیان ریاست صہ
امراء سے
معاونین سے عہ
عوام سے صہ

بیا در بزم مستان تا بہ بینی حالے دیگر
بہشتے دیگر و حلیں دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدیؐ قادیانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شایع ہوتا ہے

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی ❊ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۹ مورخہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء جلد ۲۷

کیا نبی کریم کے سراج منیر ہونے سے بھی بڑھ کر ہے؟

پیشتر اس کے کہ میں استاذی المکرم جناب حافظ روشن علی صاحب کے ہمراہ ڈلہوزی جانیکا اتفاق ہوا وہاں غیر احمدی اصحاب کے جس جلسہ میں جناب حافظ صاحب کا پُر اثر لکچر ہوا تھا وہاں مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا لکچر بھی زیر عنوان "محمد رسول اللہ" ہوا۔

دوران لکچر میں مولوی صاحب نے آنحضرت صلعم کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ آپ کو قرآن مجید میں سراج منیر یعنے روشن کرنیوالا سورج کہا گیا ہے۔ اس لئے اب آپ کی بعثت کے بعد کوئی دنیا کی راہنمائی کے لئے مبعوث نہیں ہو سکتا کیونکہ سورج کے ہوتے ہوئے کسی نیمچہ یا چراغ کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی۔

مولوی صاحب کے مندرجہ بالا بیان کو جس کو انہوں نے ایک خوشنما صورت میں پیش کر کے سادہ لوح طبائع کو فریفتہ کیا اگر درست قبول کر لیا جاوے تو لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے سراج منیر ہونیکے باعث آپ کے بعد مسیح و مہدی تو کیا کسی مجدد کی بھی ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ جب مثلاً سورج کی موجودگی میں بجلی لیمپ کی ضرورت نہ ہو تو معمولی لیمپ یا چراغ کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے حالانکہ مولوی صاحب کے عقاید کی رو سے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ سورج یعنے آنحضرت صلعم کے ہوتے ہوئے بجلی لیمپ (نبی) کی تو حاجت نہیں مگر معمولی لیمپ اور چراغ (مہدی و مجدد وغیرہ) کی ضرورت ہے۔ کیا کوئی عقل سلیم اس فلسفہ کو قبول کرنیکے لئے تیار اور مستعد ہے؟

نیز مولوی صاحب کو معلوم ہوگا کہ جب سورج اپنی روشنی سے دنیا کو فیضیاب نہیں کر سکتا تو اسوقت ہمیں ضرورت ہوتی ہے اسکے ایک قایم مقام کی جو ہمیں اپنی روشنی سے اور فیضیاب کرے۔ تاکہ ہم فضا نوپ اندھیروں میں ٹھوکریں اور لغزشیں کھانے سے محفوظ رہیں اور صراط مستقیم پر چلنے کی قدرت رکھیں تو اسی طرح آنحضرت صلعم کے بعد جو یہ ظلمات تہ بہ تہ ہیں اور مسلمانوں میں وہ نور جسکو نبی کریم نے اُن کے دلوں میں بڑی محنت اور جانفشانی سے قایم کیا تھا باقی نہیں رہا۔ اور رسول کریم صلعم کی پیش گوئی لتتبعن سنن الذین من قبلکم کے مطابق خدا تعالےٰ سے دوری اور دنیا کی طمع و حرص اور مقام تنعم کے گناہوں میں بالکل یہود و نصاریٰ کے مشابہ ہو گئے ہیں کیا کسی مامور اور نبی کی ضرورت نہیں ہے؟ کہ جو مسلمانوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکال کر صحیح راستہ پر چلاوے۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر اشاعت قرآن مجید اور کتب احادیث کی بوجہ مطبوعہ کی ایجاد کے ہوئی ہے اور پھر اسکے علماء بھی بکثرت پیدا ہوئے اس کی نظیر پہلے زمانہ میں نہیں ملتی مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں خدا تعالیٰ سے ناآشنائی اور ضلالت کا زور جتنا اس زمانہ میں ہوا ہے قدیم زمانہ میں اسکی مثل نہیں پائی جاتی حتیٰ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اس پُر فساد زمانہ میں ایک سجدہ بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

اب ہم مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ جبکہ نبی کریم صلعم دنیا میں ظہور پذیر ہو چکے ہیں اور قرآن مجید بھی دنیا میں موجود ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ دنیا میں اندھیری اندھیری نظر آتا ہے اور باوجود سورج کے موجود ہونیکے لوگ ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں کیا ایسے موقعہ پر کسی نبی اور مامور کی ضرورت نہیں ہے؟ کہ جو آسمان کو گرد آلود دیکھ کر جو باوجود اپنے موجود ہونیکے انسانوں کو اُن کی ہی بلا کمال روشنی سے اپنی روشنی محروم رکھنے پر۔ اگر مولوی صاحب کے بیان کو صحیح اور درست بھی تسلیم کر لیا جاوے۔ تب بھی مولوی صاحب کا مطلب آنحضرت صلعم کے بعد دروازہ نبوت مسدود ہونے پر آ نہیں ہو سکتا کیونکہ مولوی صاحب کو اس بات سے تو انکار نہ ہوگا کہ سورج کی موجودگی میں ہر حال ہمیں اسکی اشد ضرورت ہے یعنی ہمیں ضرورت ہے اس امر کی کہ وہ اپنی روشنی سے ہمیں منور کر کے تاریکیوں میں بھٹکنے سے محفوظ رکھے تو اب ایک ایسی چیز جو کہ سورج سے روشنی اور نور حاصل کر کے ہم تک پہنچائے اس امر کی مستدعی نہیں کہ اس کے واسطہ ہونیکی وجہ سے سورج کی ضرورت اور حاجت نہ رہے کیونکہ وہ سورج سے ہی مستفیض ہو کر اپنے نور سے ہمیں بہرہ ور کر رہی ہے پس ہمیں اس حالت میں بیشک سورج کے غیر کی احتیاج اور ضرورت نہیں مگر خود سورج کے وجود سے ہم مستغنی نہیں ہو سکتے۔ تو بعینہٖ اسی طرح نبی کریم صلعم کے فیوض کسی واسطہ کے ذریعہ ظاہر ہونیسے یہ لازم نہیں آتا کہ ہمیں نبی کریم صلعم کی موجودگی میں کسی اور مغائر وجود کی ضرورت اور حاجت پڑ گئی ہو بلکہ اس صورت میں بھی اسی مہر انور کی ضرورت ہے جس نے دنیا کے ہر قسم کے مفاسد اور شرک کو مٹا کر توحید کو پھیلایا اور متبوعی پرسنش کر نیوالوں کی اپنی قوت قدسیہ سے واحد ذات کا پرستار بنایا لیکن جو شخص آپکی ہی شریعت کا تابع ہو کر آپسے ہی تمام فیوض حاصل کر آپکے ہی دین کی اشاعت کرے اور رد و اسلام کی ترقی کے اسباب میں غور اور فکر کرتا رہے اور اسکے کمالات بلیغہ کو یہی ہو کہ "میرا نفس در میان نہیں ہو بلکہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی بلفظہٖ سے سراسر انام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام" اور ہر وقت اسکے ورد زبان یہ مصرع ہوا وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ہماری سرگرمیاں اور ذمہ داریاں۔

آریہ اخبار پرکاش "احمدی جماعت کی سرگرمیاں" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو جس سرگرمی سے اشاعت دین کا کام کر رہے ہیں۔ انصاف اس امر کا مقتضی ہے کہ اس پہلو میں ان کی داد دی جائے۔ ہندوستان کے قریباً ہر ایک شہر میں ان کے پرچارک کام کر رہے ہیں۔ اشاعت دین کے لئے ان کے کئی اخبار جارہی ہیں۔ قادیان میں ان کے کئی ریویو رسکالر آریہ سماج کے مقابلہ میں تیاری کر رہے ہیں۔ جہاں اخبار میں کسی آریہ پبلشر کی طرف سے کتاب کا نوٹس شائع ہو فوراً وہ منگوا لیتے ہیں۔ آریہ سماج کا تمام لٹریچر ان کے پاس پہنچ رہا ہے۔ کئی مباحثے تیار ہو چکے ہیں۔ جو آریہ سماج کے سالانہ جلسوں میں پہنچ کر مباحثے کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے خلاف کئی کتابیں شائع ہو چکی اور ہو رہی ہیں۔ بقول ایک احمدی پرچارک کے احمدی جماعت کا سارا زور تن من اور دھن سے آریہ سماج کے خلاف لگ رہا ہے۔ ان کا بجا طور پر یہ خیال ہے کہ ہندوستان میں اگر کوئی مذہبی جماعت ایسی ہے۔ جو عملی طور پر مسلمانوں کو مضمحل اور خام مسلمانوں کو عموماً ہندوؤں کو مسلمان بنانے سے روکتی ہے تو وہ آریہ سماج ہے۔ اس لئے وہ ہندوؤں کی اس رکھشک جماعت سے برسر جنگ رہتے ہیں احمدیوں کی سرگرمیاں ہندوستان تک ہی محدود نہیں بلکہ انگلستان۔ جرمنی۔ یونان۔ مصر اور شام میں بھی آدمی پرچار کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں "نصر الدین" انگریزی زبان کا اخبار بھی احمدیہ مشن کی اشاعت کے لئے جاری ہوا ہے۔ جگہ جگہ پر مرزا غلام احمد قادیانی کا فوٹو لگی دیا گیا ہے۔ جو جماعت اتنی تیزی سے کام کر رہی ہو۔ جس میں لیکڑوں لوگ اشاعت دین کے لئے وقف ہو چکے ہوں۔ جس کا ماہوار لاکھوں روپیہ اس کام میں خرچ ہو رہا ہو۔ وہ اگر کامیاب نہ ہوگی تو اور کون ہوگا؟

ان کے مقابلہ میں آریہ سماج کا خدا کیسی ہے۔ اس کو ہم بھی جانتے ہیں۔ آریہ سماج کے پاس ڈھائی آدمی ہیں جو اپنا سارا وقت آریہ سماج کو دے سکیں۔ اور نہ دھن جس سے پرچارک تیار کر سکے۔ مقابلہ ہو تو کیسے؟

میں ایک طرف اخبار پرکاش کے نوٹ کو پڑھتا ہوں دوسری طرف اپنی ذمہ داریوں پر نظر کرتا ہوں۔ مخالف ہماری نسبت یقین کرتے ہیں کہ ہم اشاعت و تبلیغ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کر رہے ہیں اور ہمارا دائرہ تبلیغ دنوں دن وسیع ہو رہا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو کچھ ہماری نسبت مخالف سمجھتا ہے اور پوچھتا ہے ہم اس سے ابھی بہت دور ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا دائرہ عمل بہت وسیع ہے لیکن اس کے لئے جس محنت جس قربانی اور کوشش کی ضرورت ہے وہ ابھی ہم میں نہیں ہے۔ احمدی جماعت کے نمونہ کو سامنے رکھ کر آریہ سماج اپنے قدم کو تیز بڑھاتا ہے اور مقابلہ کے لئے پہلے سے بھی زیادہ قوت اور طاقت کے استعمال کے لئے تیار ہا ہے۔ اگر ہم غیر دنیا کے مقابلہ سے اپنی نسبت صرف اس قسم کے کلمات سن کر خاموش ہو رہتے ہیں جو لیتے ہیں تو یاد رکھو کہ ہم منزل مقصود سے دور جا رہے ہیں یہ آوازیں ہم کو سست اور غافل کرنے کے لئے ہیں لیکن تم ان کو بیدار کرانے والے آلات کا کام لو۔ عیسائیوں کا ایک اخبار مسلم ورلڈ نکلتا ہے اس کا مشن اسی قسم کا ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت کے متعلق ایسی خبریں تراشتا رہتا ہے کہ مسلمان غافل ہو جائیں۔ اسی طرح پر آریہ اخبارات۔ ہماری جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کر کے چاہتے ہیں کہ اپنی جماعت کی رفتار کو تیز تر کریں۔ آریہ سماج جس قدر روپیہ اور جس قدر آدمی میدان مقابلہ میں لا سکتا ہے ہم اس قدر روپیہ اور اس قدر آدمی نہیں لا سکتے یہ ایک حقیقت ہے مگر ہاں ہم ایک دل رکھتے جو قوت ایمان سے بھرا ہوا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ہم صداقت اور حق نیکر نکلے ہوئے ہیں۔ اور یہ ایسی قوت ہے کہ کوئی چیز اسے مغلوب نہیں کر سکتی۔

ہمارے دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ تبلیغ کا کام اندرون ہند ایک مستقل شعبہ ہو گیا ہے اور صیغہ انسداد اس کی ایک شاخ ہے۔ نئے سال طبع جماعت کو اپنی اپنی ذمہ داری کا پتہ لگ جائیگا کہ اس سال کے اندر اس کام سے نئے سال کو کیا دیتا ہے؟ میں نے گزشتہ اشاعت میں بتایا ہے کہ اب وقت آرہا ہے کہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہو۔ اس راہ میں خرچ کر دیں۔ کیونکہ دشمن نے اب مقابلہ کے لئے جو اعلان کیا ہے وہ اس کی انتہائی طاقت کی نمائش کا اعلان ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم ان ہتھیاروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو ان کے پاس ہیں۔ مگر ہم اس شعور اور یقین کے ساتھ ان کے مقابلہ کو جاتے ہیں کہ اسلام کا بول بالا ہوگا۔ ہمیں ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ آدمی اس غرض کے لئے آسکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ روپیہ جمع ہو سکے اور ہم اس سلسلہ کے تمام کام پوری قوت کے ساتھ چلتے رہیں۔ اور ان میں ترقی کے لئے کوئی چیز ہماری سدراہ نہ ہو۔ اس لئے کہ مومن کے دو دن برابر نہیں ہوتے وہ ترقی کرتا ہے۔

پیغام صلح کے خلاف مقدمہ

نہایت افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے عزیز ہمعصر پیغام کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ مقدمہ چلایا ہے۔ یہ مقدمہ ایک مضمون کے متعلق بتایا گیا ہے۔ جو آریوں کے خلاف لکھا گیا ہے۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور مولوی غلام مصطفےٰ خان صاحب ایڈیٹر گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور بالآخر سردست ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر جو ہماری جماعت کے لاہور میں امیر ہیں اس مقدمہ میں قانونی مشیر کی حیثیت سے پیش ہوئے ہیں۔ کچھ شک نہیں ہمارا اور لاہوری جماعت کا بعض مسائل میں اختلاف ہے لیکن یہ اسلام کی عزت کا سوال ہے۔ اور ہم اس وقت ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے بھائیوں کی مدد نہ کریں۔ حضرت امام کو جس وقت اس مقدمہ کی اطلاع ہوئی آپ نے اسکا بہت احساس فرمایا۔ اور پوری ہمدردی کی ہدایت فرمائی۔

گورنمنٹ کا اس طریق پر مذہبی تحریروں پر نوٹس لینا تمام مذہبی جماعتوں میں افسوس سے دیکھا جائے گا۔ اور کوئی شخص اس کو پسند نہیں کرے گا۔ مذہبی مناظرات کے متعلق حدود و اور قواعد کا تعین ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے مہذبی صورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ پیش کی تھی جبکہ ایک فریق دوسرے فریق کے معتقدات پر اظہار رائے کرتا ہے۔ اور اس کا اس کو حق ہے تو اسپر مقدمات بنانا پسندیدہ امر نہیں ہے۔ اور گورنمنٹ کے ان مقاصد سے یہ امر الگ ہونا چاہئے۔ جو اس قسم کے مقدمات سے لحوظ رکھے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مقدمہ دائر ہو گیا ہے ہم اس کی نوعیت کے متعلق کچھ کہنا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر اصولی طور پر اس طریق کو ہم سخت ناپسند کرتے ہیں اور اس کو گونہ مذہبی آزادی میں دخل تصور کرینگے۔ جبکہ قانون نے ہر شخص کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے موقع دیا ہے۔ تو اس صورت میں کسی کو کسی سے اگر کوئی شکایت ہو تو وہ جواب دیکر یا قانون سے رد لے کر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ گورنمنٹ کی مذہبی رواداری آزادی کی پالیسی ہوتے ہوئے اس قسم کے مقدمات پسندیدہ امر نہیں ہو سکتے۔

دھرم بھکشو کے لیکچر

پرکاش سے معلوم ہوا ہے کہ دھرم بھکشو کے لیکچروں کے بند ہونے کے متعلق کوئی کارروائی ہو رہی ہے اور وہ اسے مسلمانوں سے منسوب کرتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دھرم بھکشو کے لیکچروں آزار اور خلاف واقعہ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ مسلمان اس قسم کی کوشش کریں۔ کہ اس کے لیکچر بند ہو جائیں۔ مسلمانوں کو اس قسم کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہم زبان بندی کے طریق کے حامی ہیں یہ دھرم بھکشو اور آریہ سماج کے اخلاقی معیار کا ایک ثبوت ہوگا۔ کہ وہ دلائل اور براہین کی بجائے دل آزار کلمات اور گالیوں سے کام لے۔ اسلام اسکے مقابلہ میں گالیوں کی تعلیم نہیں دیگا۔ دھرم بھکشو اور کسی بھی مذہبی پریچر کی تقریریں قانونی طور پر بند کرانے کی کوشش محض بے ہودہ کوشش ہے۔ ہاں ہر ایک مذہبی سوسائٹی کا یہ اپنا فرض ہونا چاہئے کہ وہ اپنے مبلغین کو تہذیب اور شائستگی کی حد سے نکلنے نہ دے

سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس قسم کے جھگڑوں اور فضولیات کا انسداد کرنا چاہا تھا۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی مناظرات کی اصلاح کا کام شروع کیا تھا۔ افسوس ہے ہمارے دوستوں نے توجہ نہ کی۔ اب اگر مذہبی مناظرات بنا اصلاح کی تجویز ہو جاوے۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ سب سے اول اس میں حصہ لینے کو تیار ہے۔ بلکہ اس کی عین مراد ہے۔

خواجہ جمال صاحب کی وفات

خواجہ کمال الدین صاحب کے بڑے بھائی خواجہ جمال الدین صاحب (ریاست کشمیر میں انسپکٹر تعلیم تھے) مورخہ ۳ و ۴ اکتوبر ۱۹۲۴ء کی درمیانی شب کو یرقان اور درد جگر کی بیماری سے ۵۰ سال کی عمر میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جمال الدین خلافت ثانیہ کے وقت بعض اسباب کی وجہ سے ہم سے جدا ہوا لیکن کبھی اس کی زبان اور قلم سے کوئی کلمہ سوء ادبی اور مخالفت کا سننے میں نہ آیا۔ مجھ کو ۱۹۱۵ء میں کشمیر جانیکا اتفاق ہوا۔ اور خواجہ صاحب سے ملاقات ہوئی نہایت محبت اور اخلاص سے ملے۔ اور سلسلہ کے اختلاف کا افسوس سے ذکر کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں محبت اور اخلاص تھا۔ اور ۱۹۰۵ء میں وہ ایک عرصہ تک قادیان رہے۔ جبکہ انہوں نے منصفی کا امتحان دیا تھا۔ اس وقت وہ ہیڈ ماسٹر تھے۔ حضرت اقدس پر یہ ظاہر ہو گیا تھا۔ کہ وہ اس امتحان میں کامیاب نہ ہونگے۔ مگر اللہ تعالےٰ اور بہترین صورت پیدا کرے گا۔ چنانچہ اس کے بعد سررشتہ تعلیم کے اعلےٰ عہدوں پر ممتاز ہو گئے۔

خواجہ صاحب کی وفات کو میں اپنے ایک عزیز اور بزرگ بھائی کی وفات کے رنگ میں محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے ساتھ اپنی شان ستاری اور غفاری سے معاملہ کر کے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔

مجھکو اس صدمہ میں خواجہ مرحوم کے بھائی صاحبان اور خلف الرشید عزیز خواجہ جلال الدین صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔

اتحاد المسلمین

اس ضرورت کا احساس مسلمانوں میں پیدا ہو گیا ہے کہ جب تک مسلمانوں میں باہم اتحاد نہ ہو اور بنیان مرصوص ہو کر نہ رہیں اُن کی زندگی خطرہ سے خالی نہیں۔ یہ سبق نیا نہیں پرانا موعظہ ہے۔ اگر اب بھی اس کو یاد کر لیا جاوے تو یقیناً خدا کے فضل سے بابرکت ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے اسی لئے برپا کیا کہ وہ مسلمانوں کو اس ہدایت پر عامل بنائیں۔ چنانچہ جو جماعت آپنے قائم کی اس میں وحدت ارادی کی روح نفخ کر دی۔ کوئی اتحاد امام کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مسلمان اگر اس وقت فروعی اور جزئی اختلاف کی وجہ سے اس برکت سے محروم رہیں تو کم از کم اپنی ہستی اور بقا کے لئے وہ امور مشترکہ میں تو مل سکتے ہیں۔

اس لئے ضرورت ہے کہ تنظیم کے سوال پر غور کیا جاوے۔ لاہور میں جو جلسہ اس مقصد کے لئے ۲۹ ستمبر کو ہوا ہے وہ اس کی دغ بیل ہونا چاہئے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ اب لکچروں اور تحریروں کا وقت نہیں اب عمل کی ضرورت ہے۔ اس لئے وہ لوگ۔ جو درد اسلام رکھتے ہیں وہ اور ایک مقصد اور ایک نقطہ پر اس قوم کے منتشر اجزا کو جمع کر دیں۔

ساری برکتیں ایک دوسرے سے ملنے میں ہیں

مسلمانانِ چین

مذہب اسلام کی روز افزوں ترقی

تبلیغ کا زبردست نظارہ

چین میں تقریباً دس کروڑ مسلمان ہیں۔ اور روز بروز اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملک میں ہر طرف اسلامی سوسائٹیاں تبلیغ کا کام کر رہی ہیں۔ اور جس قدر تبلیغی سرگرمیوں میں ترقی ہے اسی قدر نو مسلمانوں کی تعداد میں جلد اضافہ ہوتا ہے۔

یہاں تبلیغ مذہب کے لئے وسیع میدان ہے۔ جاہل اور تعلیم یافتہ دونوں بآسانی اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ صرف اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ انہیں اسلام کے اصول سمجھائے جائیں۔ اور مختلف رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ تبلیغ کا کام یہاں کے علما کے سپرد نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے طبقہ کے مسلمان بھی خوب کامیابی کے ساتھ کام کرتے ہیں حتےٰ کہ فوجی افسر اور سپاہی اس میں سب سے زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔

چین میں کئی قابل ذکر اسلامی جمعیتیں ہیں جو اتحاد اسلامی کے لئے زبردست کام کر رہی ہیں۔ جمعیت شباب محمدی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ سنگھائی اس جمعیت کا صدر مقام ہے لیکن شاخیں دیگر اضلاع میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ جمعیت چین کے مذہبی و تمدنی حالات کی اصلاح میں بہت زیادہ سرگرم رہتی ہے۔ اس نے متعدد مدارس قایم کئے ہیں۔ اور نہ صرف مذہبی تعلیم کی جانب توجہ کی ہے بلکہ حرفتی مدارس بھی قایم کئے ہیں چین میں مختلف قسم کے پیشے سکھائے جاتے ہیں۔ بہت مدارس ہیں۔ جن میں ذریعہ تعلیم تو چینی زبان ہی ہے۔ لیکن بعض مدارس میں عربی و فارسی کی تعلیم کا کافی انتظام ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جن میں عربی زبان کی تعلیم لازمی ہے۔ فارسی پر اگرچہ عربی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ لیکن اسلامی مدارس میں فارسی زبان کی تعلیم کا بھی انتظام اکثر کیا جاتا ہے۔ ایک جمعیت شوریٰ ہے جس نے سنگھائی میں ایک شاندار کتب خانہ قایم کیا ہے چین میں عربی فارسی کی کتابوں کا نہایت اچھا ذخیرہ موجود ہے۔ اس جمعیت نے متعدد عربی و فارسی کی کتابوں کا چینی زبانوں میں ترجمہ کرایا ہے۔ اور اپنی شاخوں کا ایک جال ہر جگہ پھیلا دیا ہے لیکن سنگھائی کا مرکز اور پیکن کی شاخ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

جنگ عظیم کے زمانہ میں مسلمانان چین نے زیادہ سرگرمی نہیں دکھائی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ انہیں صحیح حالات سے بے خبری تھی۔ اور اتحاد اسلامی کے جس تباہ کن خیالات کی ضرورت تھی اس سے وہ ایک حد تک محروم تھے۔ لیکن جنگ کے بعد مسلمانان چین کو مختلف ذرائع سے حالات معلوم ہوئے۔ اور ترکی قوم پر ستموں کی تحریک کا حال بھی معلوم ہوا ان میں بھی ایک بڑی رو دوڑ گئی۔ اور انہوں نے ترکی کے واسطے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ ایک جمعیت قایم ہوئی۔ جس سے تمام چین کے مسلمانوں میں تحریک پھیلائی۔ اور خاطر خواہ روپیہ ترکی آج غازی کمال پاشا کا نام چین میں ہر مسلمان کی زبان پر ہے۔ اور خلافت ان کے لئے ذریعہ اتحاد ہے۔

چین کے غیر مسلم و مسلم تمام سیاسی معاملات میں مشترک مقاصد رکھتے ہیں۔ اگر کسی جگہ اختلاف پایا جاتا ہے تو اس کی وجہ سیاسی ہے۔ مذہبی نہیں۔ مسلم و غیر مسلم میل جول سے زندگی بسر کرتے ہیں لیکن ہاں چین میں سیاسی اختلافات بہت ہیں اور مختلف پارٹیاں ایک دوسرے کی مخالفت پر آمادہ رہتی ہیں۔

چین کی تقریباً تمام انجمنیں اوقاف پر چلتی ہیں ہر بڑے وقف کے ساتھ ایک جمعیت ہے اور یہ تمام اسلامی مفاد کے کاموں کو سرانجام دیتی ہیں۔ اکثر چندے بھی وقف میں شامل کر دیئے جاتے ہیں۔ اور انجمنوں کو وقف سے معاوضہ کے لئے ملتا ہے۔

چین کے تقریباً تمام مسلمان حنفی المذہب ہیں شافعی نادر ہی کوئی دوسرے خیال کا مسلمان نظر آتا ہے۔ وہاں ایک ہی طرح کی تبلیغ ہوئی ہے اور اسی وجہ سے کامیابی بھی زیادہ ہوئی ہے۔

چونکہ چینیوں کی زبان بقیہ دنیائے اسلام کی زبانوں سے بہت زیادہ مختلف ہے۔ اس لئے خارجی اثر ان میں کم پایا جاتا ہے۔ جس طرح حنفی مذہب سے یہاں اسلام کی ابتدا ہوئی تھی اسی طرح آجتک جاری ہے۔ اب عربی فارسی کی بہت زیادہ ترویج ہو رہی ہے۔ اسلئے دنیائے اسلام کے حالات سے بہت زیادہ واقفیت ہوتی جاتی ہے ایک انجمن جسکا نام تنع چی فو روجی چھپو چی خوئی" مسلمانوں کے باہمی تعلقات بڑھانے کے لئے بہت زیادہ کوشاں ہے۔

ماچین۔ اور ماخوچیاں مسلمانوں کے مشہور لیڈر ہیں۔ اول الذکر فوجی قایدہیں۔ اور دوسرے بھی ایک ضلع کے افسر اعلےٰ ہیں۔ یہ دونوں اپنے سرکاری فرائض کے علاوہ اسلامی خدمات میں منہمک رہتے ہیں۔ (خلافت)

رپورٹ جلسہ ماہواری انجمن

محبانِ اسلام

ہر ایک زندہ رہنے والی قوم کے لئے اس کی نسل میں زندگی کی روح کا ہونا لازمی ہے۔ اسی اصل کے ماتحت ہماری قوم کے بچوں میں اس روح کا پیدا کرنا ہمارا لازمی فرض ہے۔ مدرسہ عالیہ احمدیہ میں اسی اصل کے ماتحت عرصہ سے کئی ایک جلسے کئے جاتے ہیں جن کی غرض اس اصل کا ظہور کرنا ہے۔ مگر چونکہ وہ اجلاس بڑے طلبہ کی اجتماعی حالت کا مجموعہ ہوتے ہیں اسواسطے چھوٹے بچوں کی

حصہ نہیں لے سکتے تھے اور نہ کوئی فائدہ حاصل کر سکتے تھے اپنے
اُن کے دل میں ایک علیحدہ انجمن بنانیکی خواہش پیدا ہوئی اور انہوں نے
ملکر اسکا افتتاح انجمن مجبانِ اسلام کے نام سے کیا۔ جو بفضلہ تعالےٰ
دن بدن ترقی کرتی رہی۔ اور آج وہ اس قابل ہو سکی ہے کہ اپنے
پیروں پر کھڑی ہو سکے۔

ابتدا میں اس کے ممبروں کی تعداد کم تھی مگر اب بفضلہ تعالےٰ
کافی ہو گئی ہے۔ اس کے ہفتہ وار اجلاس میری زیر نگرانی انہی
بچوں کی خواہش کے ماتحت مدرسہ عالیہ میں منعقد ہوتے ہیں جو
عالیجناب ہیڈ ماسٹر صاحب قبلہ کی صدارت میں انعقاد پذیر
ہوتے ہیں۔ حضور جس شفقت سے اس کے اجلاسوں میں
بچوں کی تمناؤں کو پورا فرماتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔

یہ ان ہی کی شفقت کا نتیجہ ہے کہ آج اس انجمن نے اس قدر
ترقی کر لی ہے۔ اب اس میں مختلف اخبارات دارالامان کے
اور بیرونجات کے آتے ہیں۔ اور اس کے ضمن میں بچوں نے
ایک مختصر سی لائبریری کا بھی انتظام کیا ہے۔ اس انجمن کے
ممبروں نے باقاعدہ طور پر کام کو اس میں تقسیم کیا ہوا ہے۔
مثلاً سکرٹری۔ اسسٹنٹ سکرٹری۔ لائبریرین وغیرہ۔

ابھی اس کے قیام کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے مگر اللہ کے فضل سے ایک
نمایاں ترقی اس انجمن نے کر لی ہے۔ ۔ بتاریخ ۷ ماہ حال اس انجمن
کا ماہواری اجلاس زیر صدارت ہیڈ ماسٹر صاحب صحن بورڈنگ
میں ہوا۔ بچوں نے اپنی بساط کے موافق اچھا کام کیا۔ بچوں کا جوش
اور ان کی خوشی قابل داد تھی۔ جلسہ برخاست ہونے پر قبل جناب
صدر نے جستی جواہر ریزیوں سے بچوں کی جھولیاں بھر دیں اور
فرمایا۔ یہ انجمن اسلام نہایت پیارا نام ہے خدا کرے کہ قوم کے
بچے حقیقی معنوں میں اس کے حاصل کرنیوالے ہوں۔

نیز محترم صدر نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ وہ ان بچوں کی
حوصلہ افزائی فرماویں۔ اور غیر ممبروں سے اس انجمن کا ممبر
ہونیکے لئے تحریک فرمائی۔ اور استقلال سے کام کرنیکی ہدایت فرماتے
ہوئے بر قیام انجمن کے لئے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ فقط

میں احباب کرام کی توجہ اس طرف منعطف کرتا ہوں کہ مبارک ہیں وہ
والدین جنکے بچے اس مقدس امام کی یادگار میں تعلیم حاصل کرتے ہیں
جو فی زمانہ اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہوا۔ ہماری دعا ہے۔ کہ
اللہ تعالےٰ ہر ایک احمدی خدمت اسلام کی توفیق دیوے کہ وہ
اپنے بچوں کو اس امام کی یادگار میں داخل کرائیں۔ اور انکو
خدمت اسلام کے لئے تیار کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

میں بڑے زور سے احباب کو تحریک خدمت میں اپیل کرونگا کہ مدرسہ عالیہ
کوئی معمولی درسگاہ نہیں یہ وہ مدرسہ ہے جسکی متعلق خلیفۃ المسیح اپنے
قلم خاص سے تحریر فرماتے ہیں کہ مدرسہ احمدیہ تمہاری عملی جدوجہد
کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور اسکی ترقی پر اس امر کا فیصلہ منحصر ہے کہ آئندہ
سلسلہ کی شکل جاری رکھی جا سکے گی یا نہیں۔ میں خود کوئی تحریک پیش
نہیں کرتا بلکہ انہی الفاظ کا اعادہ کرتا ہوں۔ جو حضرت امام کے فرمودہ ہیں
پبلک اس مدرسہ کی اہمیت کا حضور کے الفاظ سے اندازہ لگا سکتی
ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار

چوہدری برکت علی افسر انجمن مجبان اسلام مدرسہ احمدیہ قادیان

ضروری اخراجات جلسہ سالانہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ کی ترقی روز افزوں ہے جس قدر احمدی جماعت
اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کم ہے لیکن ہر ایک ترقی کے ساتھ ذمہ داریاں
بھی ہوا کرتی ہیں۔ اس سال جلسہ سالانہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے
امید ہے کہ بہت عظیم الشان پیمانہ پر ہوگا فتنہ ارتداد کے اللہ کیلئے جو کام
جماعت کے مجاہدین نے سرانجام دیا ہے اس سے ایک حصہ مسلمانان
کو دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور خود میدان ارتداد میں ہمارا احاطہ تبلیغ کام
بہت وسیع ہو گیا ہے جہاں سے کثیر لوگ ہر طبقہ و جماعت سے انشاء اللہ
ہمارے جلسہ سالانہ میں شریک ہونگے۔ پس ضروری ہے کہ اس سال
جسقدر بھی وسیع انتظام ہو وہ ضرور کیا جائے۔

ایک اور بات جو اسوقت نہایت ضروری ہے اور جس پر میں احباب کو
خیال رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اب تک ہمارے ہر سلسلہ کے اخراجات جو ترقی
ایسے بڑھ رہے ہیں اور ان اخراجات کی آمد کی موجود ضرور
پوری ہوا نظر نہیں ہیں اس لئے اس سال کے جلسہ سالانہ کا آئندہ مالی سال
بھی بادر مدات پر نہیں پڑتا ہے۔ لنگر کا ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ جلسہ
سالانہ کا خرچ دوسری مدات پر پڑتا ہے اور درحقیقت یہ بھی یہی
کہ ہم اپنی مہمانی کے اخراجات کسی اور پر نہ ڈالیں۔ مگر واقعہ یہ ہے
کہ ایسا تب ہی اور صرف تب ہی ہو سکتا ہے جب تمام جماعتیں
اور تمام افراد جلسہ سالانہ کے اخراجات کی طرف پوری توجہ
فرمائیں۔ جو فہرست اخراجات بھیجی جاری ہے وہ بغور ملاحظہ
کریں۔ اور جو خرچ اٹھایا جا سکتا ہو اس سے دریغ نہ کریں اور
کسی نہ کسی طرح ان اخراجات میں حصہ ضرور لیں اور اپنے وعدہ
سے فوراً مطلع فرمائیں۔

یہ اشد ضروری بات ہے کہ اگر جواب فوراً نہ ملا تو بار بار
یاددہانی کا نوٹ خرچ بڑھیگا۔ احباب کو چاہئے فوری توجہ کر کے
تمام وعدوں سے فوراً اطلاع دیدیں۔

عہدہ داران اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جماعت کے
تمام افراد پر جلسہ سالانہ کی ضروریات کا پورا پورا اظہار کر کے وعدے
کو جمع کر کے جواب میں مفصل اطلاع جلد ارسال کر دیں۔
بقائے دامان اور بجٹ کے فارموں کی خانہ پری کر کے بھی
اگر پہلے نہیں بھیجی تو فوراً ارسال فرمائیں۔ والسلام

عبد المغنی عفی اللہ عنہ ناظر بیت المال قادیان بیت المال
۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء

مصری اخبار قصر النیل کے مددگار

مصری اخبار قصر النیل کا دوسرا نمبر بھی آگیا اس نمبر میں
مبلغین امریکہ کے فوٹو دئے گئے ہیں مجھے افسوس ہے کہ ابھی
قصر النیل کی اعانت اور اشاعت کے لئے کوئی سرگرمی
نہیں پائی جاتی۔ اس اخبار کی زندگی کے لئے ضرور ہے کہ ہمارے
بھائی خاص طور پر توجہ کریں۔ بعض احباب اس کا نمونہ کا پرچہ
مانگتے ہیں۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ نمونہ کا پرچہ مفت نہیں بھیجا
جا سکتا۔ اخبار مفت تیار نہیں ہوتا۔

میں مندرجہ ذیل احباب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے سالانہ
جلسہ دفعہ الحکم میں جمع کرا دیا ہے جو اس ہفتہ کی ڈاک سے
مصری مجاہد کو بھیجدیا گیا ہے۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب
(۳) حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ
(۴) حضرت مولوی رحیم بخش صاحب انسپکٹر ڈاک

کرم مخدومی مولوی محمد امیر صاحب نے اسلام ہو لکھا ہے کہ وہ دو پیسہ
قصر النیل کے لینگے ایک خود اور ایک مفت اشاعت کے لئے جو انگریزی نہیں
پڑھ سکتے انہیں چاہئے کہ وہ مفت اشاعت کے لئے کوئی خرید کریں جو کہ
ہر ڈاک میں کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ عزیز مکرم محمود احمد صاحب کو خط لکھ کر
بھیجنا چاہئے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر ہفتہ کم از کم اخبار الحکم
وقت پر ہمارے پاس آجاوے تا ہم انتظار کرتے ہیں۔ عرفانی

سیرۃ المسیح موعود علیہ السلام

خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی سیرۃ کا حصہ پر شائع
کر دیا ہے لوگوں نے اس کا اعلان کرنا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت
سے ہونی چاہئے تا اسوقت تک حضرت مسیح موعود کی سیرۃ کا نقشہ
انگریزی میں ہے کچھ شک نہیں کہ میری صحت وقت اور کام
تک اسکی ذمہ دار ہو مگر جماعت کی طرف سے بھی کوئی خاص کوشش
نہیں کیگئی۔ پہلے دو نمبر جو اس سلسلہ میں شائع ہوئے ہیں وہ بھی تمام و کمال
نہیں ہیں یہ کتاب مختلف حصص میں شائع ہوگی۔

مرد دست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شمائل و اخلاق کی پہلی
جلد تیار ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود کا فلسفہ اخلاق
ایک زبردست اور خاص مضمون ہے حضرت مسیح موعود کے اخلاق
کے متعلق کوئی بیان کرنی کی خاص نافع یاد رکھتے ہوں تو تحریر کر کے بھیجدیں
اگر اس کام کو جاری رکھنا ہے تو کم از کم ایک ہزار خریداروں کی
درخواستیں میرے پاس آجانی چاہئیں۔ سالانہ جلسہ سے پہلے انشاء اللہ
یہ جلد تمام ہو جائے گی۔ بہت ممکن ہے کہ ایک دوسری جلد حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام بھی شائع ہو سکے۔ سب توفیقیں
اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ خاکسار یعقوب علی عرفانی

دارالامان کا نمونہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عام طور پر
اچھی رہی ہے۔

۲۔ محکمہ ہائے نظارت اور صدر انجمن احمدیہ سالانہ بجٹ پر غور کر رہی ہے
اور ناظر بیت المال صاحب سالانہ جلسہ کے لئے سرگرم تیاری ہو رہے ہیں۔ اس مرتبہ سالانہ جلسہ بڑی شان سے ہونیکی توقع ہے۔

۳۔ چودھری فتح محمد صاحب واپس آگرہ تشریف لیگئے ہیں۔

۴۔ حضرت نواب صاحب قبلہ ابھی تک ایبٹ آباد میں ہیں
انشاء اللہ جلسہ ہی پر تشریف لائیں گے۔

۵۔ احمدیہ بورڈنگ میں کرایہ کے لئے کوارٹر تیار ہو رہے ہیں
اور شنین کام کر رہی ہے۔ بجٹ کا کام ہر دست
بند ہے

چودہری ظفر اللہ خانصاحب اسمبلی کے امیدوار ہونگے

چودہری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر لاہور اسمبلی کے امیدوار ہونگے۔ اور ضلع لاہور، امرتسر، گورداسپور فیروزپور کی طرف سے کھڑے ہونگے۔

چودہری ظفر اللہ خان صاحب ایک عرصہ تک لاہور کے مشہور و معروف قانونی رسالہ

انڈین کمسینر

کے ایڈیٹر رہے ہیں۔ اور چودہری شہاب الدین صاحب کے ساتھ ملکر کام کرتے رہے ہیں۔ اور لاہور کے کالج میں ایک ممتاز پروفیسر ہیں۔

چودہری صاحب کا کونسل میں جانا کسی نمود اور نمایش کے لئے نہیں۔ بلکہ انکو مجبور کیا گیا ہے۔ کہ وہ ملک اور قوم کے فائدہ کے لئے یہ قربانی کریں۔

کونسلوں میں جانیوالے ممبروں کے متعلق ہماری جماعت کے ووٹ کا اعلان پہلے سے ہو چکا ہے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے چودہری صاحب کو کھڑا ہونیکے لئے تحریک کی گئی ہے۔ ہم نہیں جانتے اس مقابلہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اسوقت تک ہماری طرف سے کوئی اعلان بھی نہیں کیا گیا۔ اور نہ اسکے لئے ووٹروں کو توجہ دلائی گئی ہے۔

کونسل میں جانیوالے امیدوار کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ وہ قانون اور قانون سازی کے اصولوں سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اور وہ یہ فیصلہ کر سکتا ہو کہ کس قانون کا ملک اور قوم پر یہ حیثیت مجموعی یا انفرادی طور پر کیا اثر پڑے گا۔ اس حیثیت سے چودہری ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو شخص بہت سال تک ایک قانونی رسالہ کا ایڈیٹر رہا ہو اور جو قانون کالج کا پروفیسر ہو اور جس کی زندگی کا شغل قانون ہو اس سے جو بہترین توقعات ہو سکتی ہیں وہ ظاہر ہے۔

ضلع گورداسپور، لاہور، امرتسر اور فیروزپور کی احمدی جماعتوں اور کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ عوام کو اسکے متعلق آگاہ کریں۔ اور انہیں بتائیں کہ کونسلوں میں کس قسم کے امیدواروں کے جانے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

ہم کو صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہم کس غرض اور مقصد سے اس انتخاب میں جا رہے ہیں۔ **ہماری غرض مخلوق کی خدمت ہے۔** اگر اسکا ہمیں موقع ملا تو خدا کے فضل اور توفیق سے واقعات بتائیں گے۔ اور اگر ہمیں موقعہ نہ ملا تب بھی ہم اجر اور ثواب سے محروم نہ رہیں گے۔ کیونکہ نیک نیتی کے ساتھ

ہم اس کے لئے جا رہے ہیں۔

ہماری غرض کامیابی اور ناکامی کے مقام سے بہت بلند ہے اور وہ ہر حالت میں ہمیں انشاء اللہ میسر رہے گی۔

لیکن چونکہ مقابلہ کا میدان ہے۔ اور اسمیں جدوجہد کی ضرورت ہے اسلئے وہ دوست جو اپنے علاقہ میں اثر رکھتے ہیں وہ دوسرے لوگوں کو واقف کریں کہ چودہری صاحب کو اس غرض کے لئے کھڑا ہونے کی تحریک کی گئی ہے جس کو انہوں نے پبلک کے فائدہ کے خیال سے منظور کر لیا ہے۔ احباب اپنے اس بھائی کے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ موقعہ پا کر اپنے ملک اور قوم کی سچی خدمت کر سکیں۔

احباب اگر اس کے متعلق کوئی بات دریافت کرنا چاہیں تو وہ **ناظر امور عامہ** قادیان یا براہ راست چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور سے دریافت کر سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر الحکم قادیان)

خواجہ کمال الدین صاحب اور زمیندار

ہم فکم زمیندار لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب متعلق انکی پولیٹیکل پوزیشن واضح کرنے کے لئے ایک مضمون افتتاحیہ لکھا گیا۔ اس مقابلہ میں ڈاکٹر احمد شکری بے نے ایک مضمون کا جواب انہوں نے اخبار ہند میں چھپوایا ہے کچھ اقتباس بھی دیا ہے۔

جسنے جب خواجہ صاحب کے انکار احمدیت کو اعلان کیا تو معزز ہمعصر پیغام نے بہت برا منایا اور اسکو عناد کا نتیجہ قرار دیا۔ لیکن میں نہیں جانتا اب وہ معزز زمیندار کو کیا جواب دینگے۔

جس نے جرائد مصر و لاہور و ہند کے حوالہ سے اس راز کو طشت از بام کر دیا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے دوست نجیب اور خود خواجہ صاحب نے بھی جرائد مصری کے استفسارات کا جواب دیا۔

زمیندار نے جو حالات سے زیادہ واقف اور باخبر ہے۔ لاہوری حضرات سے چند استفسارات کئے ہیں۔ امید ہے وہ جواب دیکر اپنی اور خواجہ صاحب کی پوزیشن کو واضح کر دیں گے۔

ہماری پوزیشن اس معاملہ میں بالکل صاف ہے ہم نے خلافت حقہ راشدہ کا جائز مستحق اسوقت اپنے امام کو تسلیم کیا ہے۔

ہمارے دل بوجہ اس معاملہ میں پہلے سے شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن لاہوری دوستوں کے لئے اب جو بھی راستہ ہوگا وہ مشکل اور دشوار گذار ہے۔ اور میرے خیال میں یہ

نتیجہ ہے

انکار خلافت کا

اگرچہ زمیندار کے مقابلہ افتتاحیہ کا سلاز اور اور مطایبہ خواجہ کمال الدین صاحب کے ہم خیال لاہوری حضرات سے ہے۔ لیکن ڈاکٹر احمد شکری بے نے ایک حملہ احمدی جماعت پر بھی کیا ہے کہ احمدی لوگ اسلام کو لئے۔ ہندوستان کے لئے بلکہ بحیثیت مجموعی سارے ایشیا کے لئے شدید خطرات کا باعث ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنی حرکتوں میں کامیاب ہو گئے تو اقوام اسلامی اور کل ایشیائی ہمیشہ کے لئے غلام بن جائیں گی۔

ڈاکٹر شکری بے کا احمدی جماعت پر اس قسم کا الزام بر اساس احمدیت اور اسلام سے ناواقفیت کا دلیل ہے چونکہ ایک دعوی ہے جس کی کوئی دلیل ابھی تک پیش نہیں کی گئی۔ اور اس کے لئے دوسرے مضمون کے انتظار کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس لئے میں اس پر لکھنے سے پہلے اس مضمون کا انتظار کرتا ہوں۔ ڈاکٹر شکری بے کے مضمون کی اشاعت پر انشاء اللہ العزیز بتا دیا جائیگا کہ

منجانب اسلام کی شان و جلال کے ظاہر کرنے والی واحد اسلامی جماعت احمدی ہے۔ اور دنیا کی حقیقی آزادی کا پرچم اسی جماعت کے ہاتھ میں ہے اسلئے کہ حزب اللہ ہے۔

خواجہ کمال الدین صاحب اور انکے دوستوں کو ڈاکٹر شکری بے کے مضمون کا خطرہ ہو سکتا ہے کہ وہ غیر احمدیوں کے سامنے اسلام سوال دراز کرتے ہیں اور انکے ذریعہ سے اپنا مشن چلاتے ہیں لیکن احمدی جماعت جسکا کہ وہ دعوی کرتے ہیں اور جو اپنا ایک مسلم اور واجب الاطاعت امام رکھتی ہے۔ اس سے وہ ہرگز فکرمند نہیں ہو سکتی۔ کہ اسکے کہنے پر کسی کی یک بانگی نہیں اور نہ اسکی زندگی اسپر ہے۔

خواجہ صاحب کے لئے واقعی یہ افسوسناک زمانہ آیا ہے کہ وہ دو محروں پر پولیس اور گورنمنٹ کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا کرتا ہے۔ اور اب وہ خود اسی الزام کے نیچے آ رہا ہے خواجہ صاحب اور انکے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی پوزیشن کو صاف کریں۔ خواجہ صاحب کو یہ سفر حج میں اغراض پر مبنی تھا اسکا اعلان کر دینا چاہیئے اور خواجہ صاحب یا لارڈ ہیڈلے کے جو مکالمات شریف سے ہوئے ہیں اور اگر انہوں نے واقعی شریف سے کچھ روپیہ لیا ہے تو وہ مردانہ وار اعلان کریں تاکہ تمام احمدی جماعت اس الزام سے بری ہو۔

میرے خیال میں ہمارے لاہوری دوستوں کو خواجہ صاحب کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ **اصل حقیقت کا اظہار کریں۔**

مجاہد روس مولوی محمد امین کی رہائی

الحمد للہ مولوی محمد امین صاحب مجاہد روس رہا ہو گئے اور [illegible] کی صبح کو خدا کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت قادیان پہنچ گئے۔

مولوی محمد امین پر جو شبہ کیا گیا تھا۔ کہ بالشویک کے وہ ایجنٹ ہیں یا ان پر کسی انقلابی پارٹی کا ممبر ہونے کا شبہ ہے بالکل بے اصل اور بیہودہ ثابت ہوا۔ اور نہایت عزت کے ساتھ ان کو بری کر دیا گیا۔ مولوی صاحب کو کوئٹہ ہی میں رہا کر دیا جاتا لیکن پشاور سے محکمہ خارجہ اور سی۔ آئی۔ ڈی کے اعلیٰ افسر نے ان کو وہاں بلایا تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ وہاں تحقیقات کی کوئی تجویز ہوگی جیسا کہ الحکم کی گزشتہ اشاعت میں ظاہر کیا گیا تھا لیکن جب وہ محکمہ سی۔ آئی ڈی کے اعلیٰ افسر **مسٹر ہیوٹ** سے ملے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ پر کوئی شبہ نہیں ہے آپ کو محض ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ مولوی محمد امین صاحب۔

مسٹر ہیوٹ کے اخلاق کے بہت مداح ہیں۔ اور انہوں نے اظہار کیا۔ کہ میری گرفتاری سے لے کر آج تک برٹش گورنمنٹ کے جن افسروں سے میرا سابقہ پڑا ہے انہوں نے اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے مجھ سے شریفانہ برتاؤ کیا ہے۔ اگرچہ ان افسروں نے اپنے فرض کو ادا کیا ہے۔ ایک مہذب گورنمنٹ کے افسروں کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ **شریفانہ** برتاؤ کریں۔ لیکن ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ اگر وہ چاہتے تو اپنے فرائض یا انسانیت کے عام اخلاق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک ایسے آدمی کے ساتھ جن کو انہوں نے بالشویک کا ایجنٹ سمجھ کر گرفتار کیا تھا برا سلوک کرتے۔ اس قسم کا شریفانہ سلوک گورنمنٹ کے متعلق **وفاداری** اور **محبت** کے جذبات کو پیدا کرتا ہے۔ ہم **ان اخبارات** کے ایڈیٹروں کو کیا کہیں جنہوں نے ہماری جماعت کی مذہبی مخالفت یا سیاسی اختلاف [illegible] کی وجہ سے ہمکو بدنام کرنے یا دکھ پہنچانے والی خبریں [illegible] ان کالموں میں ایسے نیک نیتی موجود تھے جنہوں نے **مولوی محمد امین** صاحب کی گرفتاری پر افسوس ہی کا اظہار نہیں کیا بلکہ تعجب ظاہر کیا کہ احمدی جماعت کے کسی فرد کے متعلق یہ شبہ کیا جاوے کہ وہ

بالشویک ایجنٹ ہے

اس خصوص میں معزز **ہمعصر کشمیری** کا نام خاص طور پر لیا جاتا ہے اور میں اپنی جماعت کیطرف سے اس ہمعصر کی ہمدردی کا شکر گزار ہوں۔

عزیز اور تفصیلی حالات مولوی محمد امین صاحب کے [illegible] آئندہ کسی وقت درج ہو جائیں گے۔ میں [illegible] کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو

موصوف نے سفر سے واپسی

پہلا سبق تو یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو جانفشانہ اصول پر خدمت دین کے لئے وقف نہیں کرتے۔ اور اپنے آپ کو حضرت امام کے ہاتھ میں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک لاش کی طرح نہیں دیدیتے اس وقت تک **کامیابی** محال اور **منزل مقصود** دور ہے۔

مولوی محمد امین صاحب ہم میں بہت دیر بعد آئے ہیں اور بہت ہیں جو ان سے بہت پہلے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں مگر محمد امین نے جو کام کیا ہے وہ ہم میں سے کسی کو ابھی تک **نصیب** نہیں ہوا ہے **نوعیت** کے اعتبار سے بعض کو بڑی بڑی خدمات کا موقع ملا ہے۔ بعض کی مالی قربانیاں قابل رشک اور بے نظیر ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو کھلم کھلا موت کے منہ دیکھکر **تبلیغ کے لئے ڈنکل کھڑا ہونیوالا بھی محمد امین ہے**

میں ان تمام مبلغین اور مجاہدین کے لئے اپنے دل میں بے حد احترام رکھتا ہوں۔ جو خدمت دین کے لئے اکناف عالم میں چلے گئے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک بھی نہیں جس کو اس

قسم کی مشکلات اور مصائب سے واسطہ پڑا ہو۔

جن میں سے **محمد امین** گذرا ہے۔

اس لئے ضرورت ہے کہ ہم سے ہر ایک اسی روح اور عزم کو لے کر ہر وقت تیار ہو کہ جہاں جانے کے لئے اسے حکم ہو جائے فوراً چلا جاوے۔ دنیا کی کوئی چیز اور کوئی رشتہ اسکی راہ میں روک نہ ہو۔ اگر ہم اپنے دلوں میں یہ فیصلہ کر لیں کہ جس طرح پر پیغام **موت** آئیگا وقت انسان اپنے تمام رشتہ داروں اور تمام چیزوں کو درمیان میں چھوڑ کر چلدیتا ہے وہ تبلیغ کے لئے بھی اسی طرح تیار نہیں **اسوقت تک ہم اس راہ کے مرد نہیں** اور ہمارا دعوے صرف ایک لاف و گزاف ہے۔

دوسری بات جو مولوی محمد امین کے اس سفر سے معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ جو شخص خدا کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے اسے کوئی مصیبت اور تکلیف **تکلیف** نہیں پہنچتی وہ آپ اس کے لئے سامان کرتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مولوی محمد امین صاحب روسیوں کے پنجہ میں گرفتار ہوئے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہی **گرفتاری** ایکطرف ان کی **عقد ہمت** کو مضبوط اور حوصلہ کو بلند کرنے والی ثابت ہوئی دوسری طرف اسی گرفتاری میں خدا نے انکی ضرورتوں کا سامان کر دیا۔ وہ اگرچہ قیدی تھے مگر ان کے کھانے پینے اور دوسری ضروریات کا انتظام انکو کرنا پڑتا تھا اور پھر خدا تعالیٰ نے انہیں تنہا بھی نہیں چھوڑا ایک جماعت ان کے لئے مہیا میں پیدا کر دی جو ان کی عزت و احترام کرتی۔ اور ان کے لئے ہر قسم کی قربانی کو آسان سمجھتی تھی۔ پس اگر ہم خدا کے ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ نے دوسروں کی ہماری خدمت میں لگا دینا ہے تبلیغ کے لئے نکلنے میں ضروریات کا فکر کرنا اور ضروریات کے میسر نہ آنے پر رک جانا کیونکر یہ تو **خدا کا کام** ہے اگر ہم خدا کے لئے نکلتے ہیں تو اس کے فضلوں کے **جاذب** تو ہم ہی ہونگے۔

یہ باتیں **ایمان** سے پیدا ہوتی ہیں اگر خدا پر ہمارا ایمان ہے

اور اس [illegible] کی صداقت پر ہمارا [illegible] تو کوئی وجہ نہیں کہ

ہم میدان تبلیغ میں نازل ہوں

دوسرے معاملات میں کم ہمتی نامنظور ہم سے ممکن ہے خوف و ہراس کا غلبہ ممکن ہے نکامیابی کا اندیشہ ممکن ہو لیکن ایک مومن کے **قلب** پر اسوقت جبکہ وہ

اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے نکلا ہو

یہ باتیں موثر نہیں ہو سکتیں ہیں اگر ساری دنیا ایک طرف ہو اور ایک **صادق راستباز حق** کا پرستار ایک طرف ہو تو اس کی کثرت اور قوت اس ایک کے دل کو کمزور نہیں کر سکتی اور وہ بزدل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا نقشہ اپنے ایک شعر میں بیان کیا ہے ؎

کجا غوغائے شان بر خاطر من وحشتے آرد
کہ صادق بزدلے نبود و گر میند قیامت را

پس ہم جو مدعی ہیں کہ ہم صادق کے ماننے والے اور صداقت کے علمبردار ہیں اگر دنیا کی فانی اور آئی تخویفوں سے ڈر کر تبلیغ کیلئے اٹھ کھڑے نہیں ہوتے تو

ہمیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے

حضرت امام عنقریب اس علاقہ میں تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک مہم بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں میری دلی [illegible] ہے میں ہی ہوں۔ بس جو لوگ چاہتے ہوں وہ اپنے ارادوں سے حضرت امام کو آگاہ کریں۔ یہ سعادت ان کے حق میں [illegible]

مولوی محمد امین صاحب اس سفر میں کامیاب [illegible] آنے پر ساری جماعت کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو مثمر ثمرات کرے۔ آمین۔ اور اس علاقہ پر کیا موقوف وہ دنیا کے تمام **خارزاروں** اور **سنگلاخوں** میں اپنے بھیجنے کو آمادہ ہے اور وہ روحیں اور دل خدا کے علم میں تیار ہو چکی ہیں جو اس کے اہل ہونگے۔ مبارکی ان پر خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک چاہے نہیں بلکہ ثابت کرے کہ وہ میں ہی ہوں۔

ضروری اطلاع

رسالہ تادیب النساء کے متعلق مجھے بہت افسوس سے اطلاع دینی پڑی ہے کہ وہ ۔ اکتوبر کو شائع نہیں ہو سکا بلکہ اس مہینے کے اخیر تک انشاء اللہ شائع ہوگا۔ اسکا باعث **بخار** کی ہمہ گیر شکایت ہے تادیب النساء اور الحکم کا کاتب بخار سے بیمار ہو گیا۔ اور رسالہ جو نصف کے قریب لکھا جا چکا تھا تمام نہ ہو سکا۔ اسپر دوسرے اس مرتبہ کا الحکم لکھوانے میں بھی بڑی دقت پیش آئی۔ بالفضل کے کاموں میں سے ایک کے تبلیغ ملکانہ کیلئے [illegible] لے اور دوسرے کے **تحفہ کاتل** لکھنے پر مامور ہو جانیکی وجہ سے جو کاتب متفرق کام کرتا تھا وہ بھی مصروف ہو گیا۔ قادیان میں **کتابت** کیلئے بہت اچھا مرتبہ ہے جو صاحب خوشخط ہوں اور اس فن سے واقف ہوں انکے لئے دارالامان کا زندگی کے لئے ایک بہترین موقعہ حاصل ہو۔ اگر کوئی صاحب [illegible] آنا چاہیں تو دفتر الحکم سے خط و کتابت کریں۔

نمبر وصیت ۲۰۷۰

چراغ بی بی زوجہ غلام محمد قوم چوہڑا ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بسامی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر اور زیور مبلغ دو صد روپیہ کا ہے۔ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۳ء

گواہ شد
چراغ بی بی زوجہ غلام محمد مستری نشان انگوٹھا
گواہ شد
غلام محمد مستری ولد شمس الدین قادیان نشان انگوٹھا
گواہ شد
بابو نور احمد ولد عبد الحکیم مہاجر قادیان بقلم خود

نمبر وصیت ۲۰۷۳

میں شریف بیگم بنت نتھا اللہ قوم جٹ ساکن ہیلو پور ڈاکخانہ قلعہ سوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد جسقدر میرے مرنے کے وقت ہوگی۔ اسکے چھبیسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جسقدر میں اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ وہ میرے حصہ وصیت کردہ میں محسوب ہوگا۔ اسوقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ گوکھرو۔ طلائی جسمیں پانچ صد روپیہ۔ بالا طلائی قیمتی دو صد روپیہ۔ کانوں کے طلائی قیمتی سے روپے۔ انگشتریاں دو صد روپے۔ قیمتی جوڑے روپے بمن ۹ ماشہ قیمت ۱۰ روپے۔ تمن گھاؤں درامنی واقعہ موضع کوٹ ارائیاں متصل بہاولپور۔ جو بوض چھ سو روپیہ میرے پاس موجود ہے۔ پارچات دلستر وبرتن قیمت یکصد پچاس روپے کل روپے۔ روپیہ مہر جسمیں سے روپے حق مہر ہے۔ مہر کا سارا روپیہ وصیت میں دینا چاہتی ہوں۔ اور کل مال روپے ۲ رہنے پر میاں صاحب الادا ہے۔ جس میں یکصد روپیہ نقد اسی وقت ادا کرتی ہوں۔ اور مال روپے بقایا ہوا۔ اسکے سوا کوئی جائداد وغیرہ میرے کیوقت موجود یا ثابت ہو۔ تو اسکے چھٹے حصہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ مورخہ ۲۶

گواہ شد۔ نصل احمد احمدی ساکنہ بہاولپور۔ برادر موصیہ
العبد۔ شریف بیگم بقلم خود۔ ۲۶
گواہ شد۔ عظمت اللہ بقلم خود ساکنہ بہاولپور رجسٹرڈ احمدی

نمبر وصیت ۲۰۸۶

میں امیر بی بی زوجہ محمد جعفر قوم شیخ ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد منقولہ ہو۔ مثلاً زیور پارچات یا برتن اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی (۳) میری اسوقت موجودہ جائداد کل ۱۰۰ تولہ چاندی بشکل زیورات ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ تعدادی باراں عدد بالیاں نقری بوزن ۱۰ تولہ چاندی وصیت کے حصہ میں ادا کرتی ہوں۔

العبد
امیر بی بی بیوہ محمد جعفر قوم شیخ از قادیان دارالامان۔
گواہ شد
خاکسار عبد الرحیم پسر موصیہ مہاجر قادیان دارالامان بقلم خود ۱۸/۲۳
گواہ شد
محمد الغفور پسر موصیہ مہاجر قادیان دارالامان۔

نمبر وصیت ۲۰۸۱

میں محمودہ بیگم بنت مولوی سید سرور شاہ قوم سید ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں بقائمی ہوش وحواس اپنی مندرجہ ذیل زیورات کی جنکی میں خود مالک ہوں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسپر بھی میری وصیت ۱/۱۰ حصہ حاوی ہوگی۔ زیورات مندرجہ ذیل درج ہیں۔ گلوبند طلائی یکصد پچاس روپیہ۔ ہار طلائی دو صد روپیہ۔ چوڑیاں طلائی سات سو روپیہ۔ کانٹا طلائی ستائیس روپیہ۔ کل میزان ۱۱۷۷ روپیہ۔
گواہ شد۔ کفیل الرحمن بقلم خود۔
العبد۔ محمودہ بیگم بقلم خود۔
گواہ شد۔ سید عبد الستار۔

نمبر وصیت ۲۰۳۱

میں عبد الرحیم ولد شیخ غلام رسول قوم مگھیانہ ساکن بٹالہ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کروں۔ اور اسکی رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے میری ملکیت کے ارضی سکونتی مکان جسمیں ایک چھوٹا چاہ آبپاشی بھی ہے۔ قریب دس مرلہ کے موضع ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور متصل مکان شاہ محمد صاحب گرداور مرحوم مالیت یکصد روپیہ کے ہے جسکے تیسرے حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ انجمن کو اختیار ہوگا جب چاہے بیچ کر اپنا حصہ لیلے۔ علاوہ اس کے اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہے کہ اسکے بھی اسیقدر حصہ کی مالک ہے۔ البتہ مرنے کے بعد پیدا کردہ جائداد کے دسویں حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جیسا کہ شروع ہذا میں کہہ چکا ہوں علاوہ ازیں اپنی آمدنی کی دسویں حصہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ رقم ماہ مئی ۱۹۲۳ء کی تنخواہ سے ادا کرنی الفور اللہ شروع کردی جاویگی۔ تحریر ۲۴ اپریل ۱۹۲۳ء
گواہ شد۔ شیخ عبد الستار نومسلم بقلم خود۔
گواہ شد۔ عبد الکریم مولوی دستخط انگریزی حروف ۱۱۰۵۰۲۲
العبد۔ عبد الرحیم محرر تعلیم وتربیت۔ قادیان بقلم خود۔

نمبر وصیت ۲۰۳۲

میں ہاجرہ زوجہ عبد الرحیم قوم مگھیانہ ساکن بٹالہ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اسکے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد صرف یکصد روپیہ ہے جسکے میں تیسرے حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ اسکے اگر کوئی رقم یا جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی اسی حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ مسماۃ ہاجرہ نشان انگوٹھا۔ دست چپ
گواہ شد۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ ہاجرہ جس نے وصیت کی ہے۔ میری عورت ہے۔ نشان انگوٹھا اس کے ہاتھ کا لگا ہوا ہے۔ اسقدر ہی اسکی رقم ہے۔ جو اس نے ظاہر کی ہے۔ فی الحال اسکی جائداد اسکے علاوہ نہیں ہے۔ بقلم عبد الرحیم محرر تعلیم وتربیت قادیان

نمبر وصیت ۲۰۴۲

میں عبد الرحمن ولد حبیب اللہ قوم میر ساکن گاگرن ضلع کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری تنخواہ اسوقت پچاس روپے ہے سفر خرچ علاوہ روزانہ جبکہ کہیں کا پر نہ ہوں۔ ماہوار ہے۔ اور حواس میں ترقی ہوگی اسکا ۱/۱۰ (دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آجکی

نمبر وصیت ۲۰۶۷

میں نور احمد ولد عبدالحکیم قوم جٹ حال ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت بمد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

نقد مبلغ ۱۵۰ روپیہ ہے۔ علاوہ اسکے ماہواری آمدنی کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ ۲۵ جنوری ۱۹۲۳ء

گواہ شد۔ مستری غلام محمد مہاجر قادیان ولد شمس الدین العبد۔ بابو نور احمد ولد عبدالحکیم۔ بقلم خود۔

گواہ شد۔ غلام محمد طبیب ولد عبداللہ۔

نمبر وصیت ۲۰۶۸

میں نصاحب بیوی زوجہ بابو نور احمد قوم جٹ حال ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (ب) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ پنج۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور نقد قیمتی ایک ہزار روپیہ کپڑے قیمتی یکصد روپیہ۔

گواہ شد۔ فخر الدین ہیڈ کلرک کیمل کور ۵۰ پہاڑی لائنپور العبد۔ صاحب بیوی زوجہ بابو فخر الدین۔

گواہ شد۔ محمد یعقوب ولد بابو فخر الدین قادیان دارالامان۔

گواہ شد۔ محمد اسحاق ولد بابو فخر الدین فی الحال طالبعلم

نمبر وصیت ۲۰۷۱

میں سکینہ بی بی زوجہ بابو نور احمد قوم جٹ حال ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور مہر کے مبلغ ۱۵۰ روپیہ کا ہے۔ مورخہ ۲۸ر جنوری ۱۹۲۳ء

العبد۔ سکینہ بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ مستری غلام صادق قادیان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ بابو نور احمد مہاجر قادیان بقلم خود

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اوّل کے تجربات

(۱) جب مسیح علیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو مقوی معدہ۔ بلغم طعام۔ دافع درد معدہ و درد مفاصل و قبض و خرابی قبض۔ اور بچوں کے امراض مذکورہ شکم قبض نگار کھانسی۔ ذبہ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی سینکڑہ ۱۰ نگار

(۲) کشتہ طلا یہ سونے کا کشتہ خاص طور پر تیار کیا ہے۔ اخفاء رقیسار۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ اور نظام عصبی کی تقویہ کیلئے مفید ہے۔ اور حفظ صحت کے لئے اکسیر۔ قیمت فی خوراک ۱۰ نگی سینکڑہ خوراک ۵۰ روپیہ۔

(۳) جب مقوی اعصاب۔ کامل نظام عصبی کے رفع ضعف کیلئے ضعف دماغ ہو۔ یا اور دیگر امراض میں مستی ہو۔ ان سب کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی درجن ۱۲ نگی سینکڑہ ۱۰ صمہ

(۴) روغن اکسیر زائل شدہ عصبی طاقتوں کو بحالی حالت پرانے کے لئے اور تمام اعتدالیوں کے تدارک کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۱۰ نگار

(۵) معجون شاہی ہر قسم کے زنانہ امراض ہونے والے مادوں کو روکنے اور بحال رکھنے کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت خوراک ۱۰ نگی

(۶) میر پیشاب کی جلن۔ پیپ اور اسکے متعلقہ زخموں کیلئے بینظیر دوائی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ تمام عوارض کو ایک ہی ہفتہ میں دور کردیتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰ نگار

(۷) اکسیر زوال۔ جو ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور درد اور تمام تکالیف کو بہت جلد دور کردیتی ہے قیمت ایکہفتہ ۱۰ نگار

(۸) سرمہ مروارید۔ یہ سرمہ خداداد ہے آنکھوں کیلئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے حتی کہ بعض نے اسے استعمال سے عینک ترک کردی۔ اور ایسا ہی پرانے لگروں کیلئے بھی مفید ہے قیمت فی تولہ ۱۰ نگار

پتہ: حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ۔

نوٹ ہم نے اوپر کی ادویہ کے خواص بیان کرنے میں بہ رعایت تہذیب عمداً اشتہارات سے کام لیا ہے۔ ان تمام امراض مردانہ اور زنانہ کیلئے جس میں آج ایک دنیا مبتلا ہے۔ اور جسکو لوگ طبیبوں کے سامنے بیان کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہمارے پاس تیار رہتی ہیں۔

خاکسار حکیم محمد دین احمدی۔ گوجرانوالہ
تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول بھی آپکی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے مجھے اعتماد ہے۔ کہ اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی۔ اور بیماروں کے لئے مفید ہونگی۔

مرزا محمود احمد

عینک سے نجات

اصل نمبر یکا سرمہ اور نمبر ۱ مصفی سرمہ مسیح موعود علیہ السلام

اور خلیفہ نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ہ سرمہ مگروں کیلئے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ بھولا۔ پرنبال آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ انکے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ۱ روپیہ تولہ۔ طریق استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو بشرطیکہ اس نے باقاعدہ پندرہ روز تک متواتر استعمال کیا ہو سرمہ واپس کردے۔ میں اسکی قیمت واپس کردونگا۔ اسکے مجرب ہونے پر چند شہادتیں علاوہ میرے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں:

(۱) میں نے جناب سید احمد نور کابلی مہاجر قادیان کا سرمہ آزمایا اور بفضلہ تعالیٰ بہت مفید پایا۔ نیز حضرت والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہوگئی تھیں۔ اس سرمہ سے انکو غیر معمولی فائدہ ہوا۔ **محمد اسمٰعیل** مولوی فاضل وفقہ فاضل قادیان۔

(۲) میں سرمہ بہائی احمد نور مہاجر قادیان سے سیکڑوں ہندو تک استعمال کیا۔ اب خدا کے فضل سے بغیر عینک کے پڑھ سکتا ہوں نہایت مجرب اور اعلیٰ درجہ کا سرمہ ہے میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں۔ نہایت ہی عمدہ سرمہ ہے **اللہ دین احمد** سابق گرہانگ کانگ توپخانہ جنگی۔

(۳) میں نے ۱۹۱۸ء شہر ملتان میں عینک آنکھوں پر لگائی تھی۔ اور ۱۹۲۲ء میں جناب احمد نور سے سرمہ نمبر ۱ لیکر استعمال کیا اور خاک رہے عینک کو اتار دیا۔ اب عینک کی کوئی ضرورت نہیں **خاکسار محمد علی** کلیانپوری ضلع لائلپور ڈاکخانہ لائلپور کالباغ۔

(۴) میں نے جناب احمد نور کابلی سے دو دفعہ سرمہ خریدا۔ اسکو پینے بہت مفید پایا۔ اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے لیکر استعمال کیا۔ سب نے اسکی تعریف کی۔ یہ سرمہ بہت عمدہ اور قابل قدر ہے۔ **عبدالرؤف** ہیڈ کلرک ہائی سکول قادیان۔

(۵) احمد نور کابلی کا سرمہ میرا ارشاد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کا لگایا تھا۔ بفضل خدا تعالیٰ اب بالکل آنکھیں اچھی ہوگئی ہیں۔ اور نظر کامل ہوگئی ہے میں اس سرمہ کے مجرب ہونے پر گواہی دیتا ہوں۔ خادم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی **شیرانی** دربان۔ قادیان۔

(۶) میں نے سرمہ نمبر ۱ تیار کردہ بہائی احمد نور کابلی خود استعمال کیا۔ اور نیز اپنی رشتہ داروں کو بغرض استعمال دیا۔ اس سرمہ کو مفید پایا۔ نیز آنکھوں میں جلن ہوا کرتی تھی جو خدا کے فضل اور اس سرمہ کے استعمال سے دور ہوگئی۔

ست سلاجیت

صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت فی نسخہ اول درجہ کا ۱۰ روپیہ

فی نسخہ دوم درجہ ۵ روپیہ۔

سید احمد نور مہاجر قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب